

سوال نمبر 02 :-

سرکاری ملازمین کی ذمہ داریاں

تعارف :-

سرکاری افسران ریاست کے نمائندہ کی

حشیت سے کام کرتے ہیں۔ ان کے اور

ریاست کے درمیان ایک معاہدہ ہوتا ہے۔ جس

پر طرف اٹھا کر افسران دستخط کرتے ہیں۔ اس

حلف اور اقرار میں کچھ چیزیں نمایاں اور

کچھ پوشیدہ ہوتی ہیں۔ اسلام کی روشنی میں

سرکاری افسران کی کچھ ذمہ داریاں جو اس

کو دیانت داری سے سرانجام دینی ضروری

ہوتی ہے۔

ترجمہ :-

”قوم کا سردار قوم کا خادم ہوتا ہے“

پبلک ایڈمنسٹریشن میں تمام سرکاری

ملازمین کو اعلیٰ کردار، اچھے اخلاق اور

اچھے خیالات کا مالک ہونا چاہیے، بقول

حضرت علیؑ سرکاری ملازمین میں تہذیب،

محترمہ، حسنی، مسائل کو سمجھنے کی صلاحیت، سنجیدگی،

لائح سے پاک و عینہ و عینہ خصوصیات ہونی

چاہیے۔ سرکاری ملازمین کے اہم فرائض

میں ہے کہ وہ امن و امان کی صورت حال

کو قائم رکھے۔ حضرت ابو بکرؓ نے جب

خلافت سنبھالی تو یہ الفاظ کہے۔

”میری نظر میں طاقت ور اور کمزور دونوں برابر ہیں اور دونوں کو انصاف فراہم کرنا میری ذمہ داری ہے“

سرکاری ملازمین کی اہم ذمہ داریاں:-

(1) معاملات میں دیانت داری:

ایک سرکاری افسر کی بنیادی ذمہ داریوں میں سے ہے کہ وہ معاملات میں دیانت دار ہو۔ اس حوالے سے زخیرہ احادیث میں ایک انتہائی اہم حدیث درج ذیل ہے

”حضرت ابو حمید ساعدیؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہؐ نے بنو اسد کے ایک شخص کو صدقات جمع کرنے پر عامل بنایا۔ اس کا نام ”ابن اللبیبہ“ تھا جب وہ صدقات وصول کرتے آیا تو اس نے کہا کہ یہ تمہارا مال ہے اور یہ میرا مال ہے مجھے ہدیہ کیا گیا ہے۔ تو حضرت محمدؐ نے فرمایا تم میں سے جو شخص صدقات میں سے کوئی چیز لے گا، قیامت کے دن جب وہ آئے گا تو وہ چیز اس کی گردن پر سوار ہوگی۔ اونٹ بڑبڑا رہا ہوگا۔“

(2) قیامت سے پرہیز:-

اسلام ریاست کے اجتماعی



مال سے ناجائز طریقے سے کچھ حاصل کرنا  
ضیانت کہلاتا ہے۔ قرآن مجید میں ارشاد  
باری تعالیٰ ہے۔  
ترجمہ:

”اور اُس دن جو تکلیف محقق نہیجی جب دونوں  
لشکر باہم مقابل ہوئے تھے سو وہ اللہ کے حکم  
سے تھی اور یہ اس لیے کہ اللہ ایمان والوں کی  
بیجا کرادے۔“

### (3) قومی وسائل کی حفاظت:-

قومی وسائل کی  
حفاظت ذاتی اثاثوں سے بڑھ کر ہونی چاہیے  
اس لیے کہ ذاتی ملکیت میں سے کچھ مال بے  
احتیاطی سے ضائع بھی ہو جائے تو شاید اللہ سے  
ہاں بوجھ کچھ نہ ہو مگر قومی وسائل میں غفلت  
اور بے برداشتی اجتماعی مال کو نقصان پہنچانے کا  
مترداف ہے۔ اسلامی تاریخ میں اکابر علما  
اور صحابہ کراموں کا ایسا طرز عمل بھی ملتا  
ہے۔

### (4) دفتری اوقات کا لحاظ:-

وقت سے قسمتی کوئی  
شے نہیں ہے۔ اگر کوئی افسر عوام الناس  
کی خدمت کی بجائے سرکاری اوقات میں

دوست اصحاب کے ساتھ گپ شبن کر رہا ہے  
تو وہ ضیانت کا مرتکب ہے۔ اس طرز عمل  
سے بچنا بھی بہت ضروری ہے۔ اس لیے  
عربی کا مقولہ ہے۔

”وقت کاٹ دینے والی تلوار ہے۔“

(5) جھوٹ سے احتراز:-

جھوٹ بڑے افلاق  
میں شامل ہے۔ لہذا جھوٹ سے احتراز  
انفرادی اور اجتماعی دونوں زندگیوں  
میں بہت ضروری ہے۔

(6) غیر قانونی کاموں سے انکار:

اس حوالے  
سے کوئی شک نہیں کہ غیر قانونی کاموں سے  
حوالے سے افسران پر بہت دباؤ ہوتا ہے۔ لیکن  
اگر وہ ایمان داری اور نیک نیتی سے اپنا  
کام کرنا چاہیں تو وہ کر سکتے ہیں۔ مشکلات  
ضرور درپیش آ سکتی ہیں لیکن ایسی نہیں  
کہ جو فتنہ ہی نہ ہو سکیں۔

یہ شہادت گم آفت میں قدم رکھنا ہے  
لوں آسان سمجھتے ہیں، مسلمان ہونا



## (7) میرٹھ کا فروغ:

میرٹھ پر کام اور میرٹھ کے کلچر کا فروغ کسی بھی نظام کی کامیابی کے لیے اشد ضروری ہے۔ سرکاری افسران اگر نیک نیتی سے جائیں تو اپنی اجتماعی کاوشوں کو بروئے کار لاتے ہوئے میرٹھ پر کام کر سکتے ہیں اور اس کلچر کو پروان بھی بڑھا سکتے ہیں۔

## (8) سیچ کا فروغ:-

ایک سیچ اور ایمان دار سرکاری افسر کے لیے ضروری ہے کہ وہ ہر قسم کی عہتوں سے بالاتر ہو۔ سیچ بولنا مومن کے ایمان کی نشانی ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔  
ترجمہ:-

”اے ایمان والو! اللہ سے ڈرتے رہو اور اہل صدق میں شامل رہو۔“

## (9) انصاف کی فراہمی:-

عوام الناس کو انصاف کی فراہمی سرکاری افسران کی بنیادی ترین ذمہ داری ہے کیونکہ انصاف کے بغیر کوئی قوم زندہ نہیں رہ سکتی۔ انصاف



کے تقاضے پر حال میں دلوں سے کرنے چاہیں۔  
ارشاد باری تعالیٰ ہے۔  
ترجمہ:-

”اے ایمان والو! اللہ کے لیے مصنوعی  
سے خاتم رکھتے ہوئے انصاف اور مہربانی گواہی  
دینے والے ہو جاؤ۔“ (المائدہ)

خلاصہ بحث:

اس ساری بحث کا

نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ ایک سرکاری  
ملازم کے لیے کمزوری ہے کہ وہ اخلاقی  
اصلاح کا ثبوت دے یعنی کہ اپنے

تمام تر معاملات بحسن انجام دے۔

فرائض میں کوئی غفلت اور کوتاہی  
نہ کرنے۔ کیونکہ جو سرکاری وسائل  
ہوتے ہیں وہ قوم کی اجتماعی ملکیت

ہوتے ہیں۔ اجتماعی ملکیت میں خیانت  
مسلمان کو زیادہ بڑے گناہ کا مستحق بناتی

ہے۔ اس لیے کمزوری ہے کہ سرکاری  
وسائل کا درست استعمال ہو۔

## سوال نمبر 2: اسلام میں گورننس کی خصوصیات

### لہارف :-

کسی حکومت کا قانون و آئین گو کیسا ہی مرتب و منظم ہو، اگر وہ دار احکام کی نگرانی اور ان پر نلنہ یعنی و تنقید کا نظام نہ ہو تو لیقناً تمام نظام درہم برہم ہو جائے گا۔ اعلیٰ با آے بقتر کوئی بھی معاشرہ زندہ نہیں رہ سکتا ہے۔ کیونکہ ایک اسلامی ریاست میں اس کا سیاسی نظام میں اسلامی ہونا چاہیے۔ کیونکہ اس سے مراد ایسا نظام حکومت ہے جس میں عوام کی طرف سے منتخب کیے گئے نمائندوں کی اکثریت رکھنے والی جماعت حکومت چلاتی ہے اور عوام کے سامنے جواب دہ ہوتی ہے۔ اگر جمہوری حکومت عوام کے مفاد کے خلاف کام کر رہی ہو تو عوام کو حق حاصل ہے۔ کہ وہ اس حکومت کے اخلاف احتجاج کریں اور اپنے مفاد کے حق میں کام کریں۔ اسلام کے سیاسی نظام میں چار خلفائے راشدین کو حضور اکرم کے بعد بڑا مقام حاصل ہے۔



اسلام میں گڈ گورننس کی خصوصیات :-

(1) اقتدارِ اعلیٰ کا تصور :-

اسلام کے سیاسی نظام کا بنیادی پہلو یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ ہی خالق و مالک ہے، وہی سجدے کے لائق ہے اور تمام اختیارات اسی کے پاس ہیں اس کا کوئی شریک نہیں، وہ جو چاہے کر سکتا ہے قرآن یا ک میں ارشاد ہے -

ترجمہ:

”وہ کون ہے جو اللہ تعالیٰ سے بہتر فیصلہ کرے؟“ (المائدہ)

(2) انسان خدا تعالیٰ کا نائب:

اللہ تعالیٰ نے

انسان کو اس دنیا میں اپنا خلیفہ بنا کر بھیجا۔ اس کے پاس اختیارات کئی نہیں ہیں بلکہ یہ اپنے خالق کے احکامات پر عمل کرنے کا پابند ہے اور جس چیزوں کے بارے میں احکامات کی رسول نے رہنمائی کی ہے ارشاد باری تعالیٰ ہے -

ترجمہ: ”بھرا ہم نے تم کو زمین میں خلیفہ بنایا۔“ (ہونس)



### (3) مساوات:

یہ اسلام سسٹم یہی ہے جس نے لوگوں کو برابر کی کا حق دیا ہے۔ حضور اکرمؐ نے خطبہ حجۃ الوداع کے موقع پر فرمایا:

”کسی عربی کو عجمی پر اور کسی عجمی کو عربی پر کوئی فوقیت نہیں سوائے تقویٰ کے۔“

### (4) رواداری:-

اسلامی سیاسی نظام میں رواداری، تحمل اور برداشت کا درس دیتا ہے۔

### (5) ایشار و قربانی:-

اسلام نے انسانیت کو ایشار و قربانی کا درس دیا ہے۔ حضور اکرمؐ کی مکہ سے مدینہ کی طرف ہجرت کے موقع پر انحصار مدینہ نے جس ایشار و قربانی کا مظاہرہ کیا اس کی مثال دینا کی تاریخ میں کہیں نہیں ملتی۔ اسلام میں اس کا مطلب دوسروں کو اپنی ذات پر ترجیح دینا ہے یعنی اپنے حقوق دوسروں کی خاطر چھوڑ دینا۔

(6) اسلام کا نظام محیثت :-

اسلام کا معاشی نظام بلوری دنیا سے الگ ہے۔ باقی دنیا کا نظام سود پر منحصر ہے۔ یہ کہہ اسلام ایسا علیحدہ اور سود سے پاک معاشی نظام پیش کرتا ہے

(7) اسلام کا نظام زکوٰۃ :-

تمام سیاسی نظاموں سے منفرد اسلامی سیاسی نظام میں زکوٰۃ کو ریڑھ کی ہڈی <sup>حیثیت</sup> حاصل ہے۔ زکوٰۃ بیت المال میں جمع کر دینی جاتی ہے۔ جسے عوام کی فلاح و بہبود پر خرچ کیا جائے۔

(8) اسلام کا تصور جہاد :-

جب کوئی غیر مسلم ریاست اس کا کوئی فرد اسلامی ریاست پر حملہ کرتا ہے تو اس وقت اسلامی ریاست پر جہاد فرض ہو جاتا ہے۔ اس ریاست کے پتھری جب تک اپنے ملک کو دشمن کے ظلم و جبر سے پاک نہ کر لیں تب تک ان پر جہاد فرض رہتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے۔



ترجمہ:

اور اللہ کی راہ میں ان لوگوں سے  
قتال کرو جو تم سے قتال کرتے ہیں اور عدل سے  
نہ بڑھو۔  
(البقرہ)

(10) اسلام کا تصور امر بالمعروف و نہی عن المنکر ہے۔

اللہ تعالیٰ نے ہر  
مسلمان پر فرض کر دیا ہے کہ وہ نیکی کا  
حکم دے اور برائی سے روکے۔ نیز ہر  
شخص پر انفرادی طور پر یا بندی عائد کر  
دی گئی ہے۔ تصور اکرم نے فرمایا

”جابر سلطان کے سامنے کلمہ حق کہنا جہاد  
ہے۔“

(11) اسلام کا نظام عدل ہے۔

اسلام کے گورنرس  
سنم میں عدل کو بہت اہمیت حاصل ہے۔  
اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں فرمایا:

ترجمہ:

”بے شک اللہ تعالیٰ عدل اور احسان کا

حکم دیتا ہے۔“ (الفضل)

خلاصہ بحث :-

ہیں اسلام کے گڈ گورننس  
آئے نظام میں حضور اکرمؐ کی ہر بات کی  
صحت اور دلیل ہے۔ اسلام میں کوئی بھی  
قانون قرآن و سنت کے خلاف منظور  
نہیں کیا جا سکتا ہے۔ حضور اکرمؐ کے  
ہر قول و فعل اسلامی نظام میں قانون  
کا وجہ رکھتا ہے اور کوئی ریاست  
اگر اس بات سے بین جات تو اسے  
اسلامی ریاست کہلانے کا حق حاصل  
نہیں ہے۔